بدھ 16- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 16- دسمبر 1998ء 26 شعبان 1419 ہجری- 16 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 281

حمد اور استغفار

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب سورۃ النصر نازل ہوئی (جس میں کثرت سے نئے آنے والوں کی خبر دی گئی تھی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے ہمارے رب تو پاک ہے اور صاحب حمد ہے مجھے معاف فرمادے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر-سورۃ النصر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان 98ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب

تم خدا کے ہاتھ کا ایک پودا ہو جو زمین میں بویا گیا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی

خدا کے پاک بندے ہمیشہ استغفار سے کام لیتے ہیں

(قسط سوم آخر)

حضرت مسیح موعود کے الہامات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو جو الہامات 1898ء میں ہوئے ان پر نظر کریں تو پتہ لگتا ہے کہ جو باتیں پچھلی صدی میں رونما ہوئیں وہ اس صدی میں بھی رونما ہوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت بیان کرنے کے لئے دو الہامات چنے ہیں۔ تذکرہ ص 325 کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے غضب نازل ہوگا۔ کیا تم میرے حکم پر تعجب کرتے ہو؟ میں عاشقوں کے ساتھ ہوں۔ حضور نے فرمایا جو اللہ کے عاشق ہیں ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ رہے گا۔ خدا کا یہ وعدہ ان سب کے حق میں ہے جو دور دور سے عشق کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے الہامات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو ظالم ہے کاٹا جائے گا۔ بدی کا بدلہ عذاب ہے جس سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ کا حکم نافذ ہو جائے۔

مزید الہام بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ حضور نے فرمایا آج ساری دنیا کی جماعتیں گواہ ہیں کہ آج احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے ساری دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی دعا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں اب حضرت مسیح موعود کی دعا پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ سب لوگ اس میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں اور جب تک دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ دلوں کو پاک کرے۔ اور اللہ اپنا ہاتھ لمبا کر کے جماعت کو اپنی رحمت سے نوازے حضور نے فرمایا آج جماعت کے پھیلاؤ کی وجہ سے اور کثرت سے جو دعوت الی اللہ ہو رہی ہے اس کی وجہ سے ہماری دعا ہے کہ اللہ اپنا ہاتھ لمبا کر کے سب کو جماعت کے ساتھ مضبوط کر دے۔ اگر ہم یہ مقصد پورا نہ کر سکے تو جماعت کے ساتھ منسلک ہونے کا الٰہی مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ میں تمام احمدیوں کو اس طرف بلاتا ہوں۔ اللہ جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف کھینچے۔ حضرت مسیح موعود نے دعا کی کہ تمام شرارتیں اور کینے جو دلوں میں رہتے ہیں ان کو دور کر دے۔ حضور نے فرمایا جو احمدی ہوتے ہیں ان کا خدا سے تو کوئی کینہ نہیں ہوتا۔ لیکن آپس میں دلوں میں کینے ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا شر اپنی نظر سے بھی مخفی رہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تمام شرارتیں اور کینے دلوں سے اٹھا دے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے بڑا وقت تو وہ تھا جب جماعت تیار ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نظر ان دعدوں پر تھی جب لکھوکھہا لوگوں نے جماعت میں آنا تھا۔ یہ اس دعا کا پھل ہے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ اللہ اپنا ہاتھ لمبا کر کے اس دعا کی قبولیت کے سامان فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود کی دعا بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر کوئی بدبخت ازلی ہے۔ تو اس کو میری طرف سے منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے۔ اگر تجھ سے محبت نہیں تو مجھ سے محبت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ارتداد کے اکادکا واقعات سامنے آتے رہتے ہیں ابتلاء اور آزمائشوں میں گند اور زنگ علیحدہ ہو جاتا ہے جس طرح کٹھالی میں آگ کی گرمی سے گند الگ ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ارتداد کرنے والوں کے متعلق جب بھی پتہ کرایا تو یہی پتہ چلا کہ سب گندے کردار کے لوگ تھے۔ مالی قربانی میں صفر تھے۔ محض رشتہ داریوں اور برادریوں میں منسلک ہو کر دنیاوی بڑائی کے لئے ساتھ تھے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ اور ہر طرف اس کی شاخیں پھیلیں گی۔ مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان لائے اور ابتلاؤں سے نہ ڈرے کہ وہ آخر فتحیاب ہوگا اور برکتوں کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں جہاں خوشخبری ہے وہاں انذار بھی ہے۔

نومبایعین کی تعداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسے کے شروع کے اجلاس میں میں نے خوشخبری سنائی تھی کہ دس ہزار نومبایعین اس جلسے میں شامل ہوں گے۔ بہت سی مشکلات اور راہ میں آنے والی روکوں کو عبور کر کے، گندی گالیاں برداشت کر کے یہ لوگ آئے ہیں۔ ان کو بڑے بڑے ڈراوے دیئے گئے موسم کی تکالیف بھی ساتھ تھیں مگر پھر بھی آئے۔ فون پر جو آخری اطلاع ملی ہے اس کے مطابق

خدا کے فضل و کرم سے دس ہزار سے زائد نومبائع اس جلسہ سالانہ میں شریک ہیں۔

حضور نے فرمایا 1991ء میں جب میں قادیان گیا وہ تو ایک استثنائی صورت حال تھی ورنہ تقسیم ملک کے بعد سے اس جلسہ سالانہ پر خدا کے فضل و کرم سے یہ سب سے زیادہ حاضری ہے کہ سولہ ہزار افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ جب وہ مجھے دوبارہ لے جائے گا تو یہ تعداد ہزاروں کی بجائے لاکھوں میں ہوگی۔ انشاء اللہ

حضور نے فرمایا سکھ کیا اور ہندو کیا سب دلوں میں جماعت کی قدر رکھتے ہیں۔ سارے خوش ہیں۔ دکانوں کی بکری بہت ہو رہی ہے۔ بعض دکانداروں کے مجھے خط آتے ہیں کہ آپ آئے تھے تو ہماری دنیا بھی جاگ گئی تھی۔ خدا کرے کہ دنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ ان کو روحانی برکتیں بھی ملتی رہیں۔ حضور نے فرمایا ایک تازہ اطلاع یہ بھی ہے کہ جلسہ قادیان کی تصویر اور آواز ایم ٹی اے پر بالکل صاف آ رہی ہے۔ گھروں میں بھی ایم ٹی اے کے بہت سے کنکشن لگ چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی تنبیہ

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بہت لمبی ہے۔ موت کا کوئی پتہ نہیں کہ کب آ جائے۔ اس لئے آخرت کی تیاری کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں اور آنے والوں کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ اس زندگی میں ہر لمحہ تیار رہو کہ جب بھی خدا کا بلاوا آئے اس وقت وہ فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد "یہ ایام پھر نہ ملیں گے۔ کہانیاں رہ جائیں گی" کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا انسان بہت متکبر ہوتا ہے۔ جو شاعر عرفان رکھتے ہیں انہوں نے بھی ایسے مطالب بیان کئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیات اس مضمون میں بے مثل ہیں۔ عجیب نئے انداز سے باتیں کی ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی کا جو نقشہ عمر خیام نے کھینچا ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اگر دوستوں کو توفیق ملے تو عمر خیام کی رباعیات پڑھیں۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اے رب العالمین میں تیرے احسانوں کا شکر نہیں ادا کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ میرے گناہ بخش اور اپنی خالص محبت میرے دل میں ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو جائے۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کس انکسار سے باتیں کرتے ہیں۔ خدا کے پاک بندے ہمیشہ استغفار سے کام لیتے ہیں۔

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

ضروری اعلان

جن احباب کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی تصنیف **REVELATION, RATIONALITY, KNOWLEDGE AND TRUTH** ہو۔وہ اپنی کتابوں میں مندرجہ ذیل تصحیحات فرمالیں۔

سید عبدالحی
ناظر اشاعت

ERRATA

The publishers regret the following misprints.

Page 36	Line 32	For 'as made as' read 'as made a'.
Page 58	Line 18	For 'broke, loose.' read 'broke loose'.
Page 62	Line 26	For 'then' read 'than'.
Page 154	Line 14	For 'a shadow a doubt' read 'a shadow of a doubt'.
Page 213	Line 30	For 'them' read 'then'.
Page 306	Line 12	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
Page 330	Line 12	For 'life runs life as' read 'life runs as'.
Page 359	Last Line	For 'disignated' read 'designated'.
Page 398	Line 29	For 'bought' read 'brought'.
Page 400	Line 10	For 'opponents' read 'opponent's'.
Page 450	Line 32	For 'it is not to impossible' read 'it should be possible'.
Page 526	Line 16	For 'to a' read 'to be a'.
Page 543	Line 31	For 'could they have' read 'could have'.
Page 583	Line 15	For 'an end' read 'on end'.
Page 592	Line 9	For 'would not to be' read 'was not to be'.
Page 612	Re 45	For 'AL-QASHIRI' read 'AL-QUSHAIRĪ'.
	Rc 53	Befor '*Sahih Muslim,....*' please read 'IMAM MUSLIM BIN AL-ḤAJJĀJ BIN MUSLIM AL-QUSHAIRĪ AL-NAISAPŪRĪ'.
Page 675	Line 19	For 'does make' read 'does not make'.
Page 729	Line 48	For 'Gustave LeBon's' read 'Gustav Le Bon's'.
plate 1	Line 5	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
	Line 9	For 'Excretion' read 'Accretion'.

فرخ سلمانی

نمبر 8

دلبر مرا یہی ہے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش پہلو

عفو مجسم

بہز بن حکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میری قوم کے کچھ لوگوں کو کسی الزام میں گرفتار کر کے قید کر لیا۔ بہز کہتے ہیں کہ اس پر میری قوم کا ایک شخص حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ؐ اس وقت کچھ خطاب فرما رہے تھے اس نے آتے ہی (حضور ؐ کے خطاب ختم کرنے کا لحاظ کئے بغیر) حضور ؐ سے کہا کہ اے محمد ؐ آپ نے میرے ہم قوم ہمسایہ لوگوں کو کیوں قید کیا ہوا ہے۔ حضور ؐ خاموش رہے اور اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص بولا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ؐ (دوسروں کو) شر اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور خود نعوذ باللہ تنہائی میں وہی برے کام کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ یہ (شخص) کیا کہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضور ؐ کے اور اپنی قوم کے اس آدمی کے درمیان حائل ہو گیا اور باتیں کرنے لگا اور میں نے ایسا اس خوف سے کیا کہ کہیں وہ پھر اپنی بات دہرائے اور حضور ؐ اس کی بات سن لیں اور کہیں حضور ؐ اس کی بدزبانی کی وجہ سے میری قوم کے لئے ایسی بددعا نہ کر دیں کہ جس کے بعد یہ قوم کبھی بھی فلاح کا راستہ نہ دیکھ سکے مگر حضور ؐ اس وقت اس شخص کے کلام کے بارہ میں توجہ فرماتے رہے یہاں تک کہ سمجھ گئے کہ وہ کیا کہتا ہے (غالباً وہ شخص اپنی بات کو بار بار دہراتا تھا)

پھر آپ ؐ نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ میرے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں اور کیا یہ الزام لگانے والا ان کی قوم میں سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میں ایسا کروں (کہ کہوں کچھ اور کروں کچھ) تو ان دوسرے لوگوں کا سارا گناہ مجھ کو ہو اور ان کو کچھ گناہ نہ ہو اور آپ ؐ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ اس شخص کی قوم کے لوگوں کو قید سے رہا کر دیا جائے۔

(الفتح الربانی جلد 22 ص 25)

سوار ہو جاؤ یا.......

حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حضور ؐ واپس ہونے لگے تو حضرت سعد نے اپنے بیٹے قیس سے کہا کہ وہ حضور کی سواری کے ساتھ جائیں۔

جب چلنے لگے تو حضور ﷺ نے حضرت قیس سے فرمایا تم بھی سوار ہو جاؤ۔ انہوں نے بے ادبی کے لحاظ سے ہچکچاہٹ ظاہر کی تو حضور نے فرمایا۔

یا تو سوار ہو جاؤ یا پھر واپس گھر چلے جاؤ۔

کیونکہ حضور کو ان کا پیدل ساتھ ساتھ چلنا تکلیف دے رہا تھا۔ مگر حضرت قیس نے ساتھ سوار ہونے کی جرأت نہ کی اور واپس چلے گئے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

کثرت سے بیعتیں اور ذمہ داریاں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے دنیا بھر میں بہت کثرت سے احمدی ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں چند سال کے اندر اندر سولہ لاکھ احمدی ہو چکے ہیں۔ اتنی تعداد کا کبھی وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ان میں سے بکثرت ہندوؤں سکھوں دہریوں اور مسلمانوں سے آئے ہیں ہر طرف سے اور ہر قوم سے آئے ہیں۔ ماضی میں جو رپورٹیں ہندوستان سے آیا کرتی تھیں ان میں سال بھر کی بیعتوں کا مجموعہ چند سو ہوا کرتا تھا۔ اور لکھنے والے لکھتے تھے کہ بہت سخت دل لوگ ہیں۔ بڑا مشکل کام ہے۔ یہ بات ٹھیک تھی لیکن جب خدا چاہے تو پھر کون روک سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا بیعتوں کی یہ کثرت ہم پر بڑی ذمہ داریاں ڈال رہی ہے۔ سب کو سنبھالنا ہے۔ اور یہ بڑا مشکل کام ہے۔ اس وقت جو سولہ لاکھ احمدی ہندوستان میں ہو چکے ہیں اور ہرگز بعید نہیں کہ جلسہ سالانہ یو۔کے تک یہ تعداد 20 لاکھ تک پہنچ جائے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ میری تمنائیں قبول کرے گا۔ بڑی تیزی سے فتوحات ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر دلوں کی فتوحات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ ان کی ذمہ داریوں کے منصوبے مکمل کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا یہ منصوبے بعد ازاں تحریری صورت میں بھجوا دیئے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا نئے آنے والوں میں جماعت کا مالی نظام مستحکم کریں۔ ان میں بہت کثرت سے غرباء ہیں جن کو تن ڈھانکنے کے کپڑے بھی میسر نہیں۔ دنیاوی لحاظ سے ان کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ان کو چندے دینے پر آمادہ کریں۔ اللہ ان کے اموال اس کی برکت کے نتیجے میں بے انتہا بڑھائے گا۔ اس سے بہتر کوئی معاشی اقتصادی منصوبہ بندی ہو ہی نہیں سکتی۔ دنیا دیکھے گی کہ اللہ دیکھتے دیکھتے ان کو مالی قربانیاں کرنے والا بنا دے گا۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ ان سب کی واپسی آسان کر دے کوئی دکھ کی خبر نہ پہنچے۔ جس طرح حفاظت میں آئے ہیں اس سے بڑھ کر اللہ ان کی حفاظت کرے۔ اللہ حامی و ناصر ہو۔ اللہ آنے والے وقت میں ان کو ہمارا سرمایہ بنا دے اور اس سرمائے سے بے حساب منافعے ملتے رہیں۔

حضور نے آخر میں قادیان کے کارکنوں کے لئے بھی دعا کی تحریک کی اور فرمایا کہ خدام ' لجنات ' انصار نے بہت محنت سے جلسے کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اس سال کے جلسہ میں اور پچھلے جلسوں میں یہ فرق ہے کہ پچھلے سالوں میں ربوہ سے منتظمین بھیجے جاتے تھے کہ انتظامات کی نگرانی میں مدد دیں۔ اس دفعہ پاک ہند اختلافات کی وجہ سے میں ربوہ سے کسی کارکن کو نہیں بھجوا سکا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ دونوں ملکوں کے یہ اختلافات کیا رنگ لائیں گے۔ بہرحال یہ پہلا جلسہ ہے جس کا سارا انتظام قادیان کے لوگوں اور ہندوستان کے لوگوں نے اپنے طور پر خود کیا ہے۔ شاید اللہ ان کو لاکھوں اور کروڑوں کی مہمان نوازی کے لئے تیار کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا جو مہمان معززین آئے ہیں جو احمدی نہیں ہیں مگر اپنی شرافت اور انکسار کی وجہ سے آئے ہیں اپنی دنیاوی عظمتوں کے باوجود آئے ہیں اللہ ان کو بے انتہا اجر دے۔ اہل حکومت نے قدم قدم پر تعاون کیا۔ وزراء اعلیٰ اور دیگر اہم شخصیات کے پیغامات آئے۔ میں پاکستان کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ ہندوستان والوں سے گندی باتیں نہ سیکھیں لیکن ان کی اچھی باتیں تو سیکھیں۔ حکومتوں کو وسعت حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ کے حضور گریہ وزاری کی بڑی ضرورت ہے کہ اللہ ہمیں دنیا کی اصلاح کے لئے کام کی توفیق دے۔ وہ اصلاح کی توفیق دے جس کے لئے اس نے ہمیں چن لیا ہے آخر میں حضور نے دعا کرائی جس میں ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں نے بیک وقت شمولیت کی۔ بعد ازاں حضور سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

دینی باتوں سے تمسخر نہیں کرنا چاہئے

دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ ہنسی اور مزاح کے انسان کو اور بیسیوں مواقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسروں کو ہنسا سکتا ہے۔ اور یہ ناجائز بھی نہیں۔ رسول کریم ﷺ بھی ہنسی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود تو بہت ہی کرتے تھے۔ لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

لغت عربی

فرمایا عربی لغت ابھی نامکمل ہے۔ کیونکہ بعض محاورات ہم کتب میں پڑھتے ہیں اور وہ لغت میں نہیں آتے۔ اس لئے وہ جب تک لغت میں نہ آ جائیں سند نہیں ہو سکتے۔ فرمایا لغت والوں نے آزاد ہو کر تحقیق نہیں کی جہاں آزاد ہوئے ہیں۔ خوب معنے بیان کئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنوں میں فوراً مفسروں کے معنوں کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ غلط ہوں۔

مصریوں کا علم لغت و تاریخ

فرمایا شیخ محمد عبدہ کی تفسیر لغت اور تاریخ میں قابل قدر ہے۔ پھر فرمایا کہ مصر والے تاریخ میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ خصوصاً خضری بہت اعلیٰ درجہ کا مورخ ہے۔ جو ہمارا نقطہ نگاہ تاریخ میں انبیاء کے متعلق ہے وہی اس کا خیال ہے۔ ایک تاریخی مسئلہ میں میں خیال کرتا تھا۔ کہ میں اپنی تحقیقات کی رو سے منفرد ہوں۔ مگر معلوم ہوا کہ اس کا خیال بھی وہاں پہنچا تھا۔

ابن عربی

حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ کے متعلق فرمایا کہ وہ تفسیر میں بہت کمال کرتے ہیں۔ ایسی سادہ اور صحیح تفسیر بالعموم کرتے ہیں۔ کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ ان کا عجیب دماغ تھا۔

(الفضل 10۔ جولائی 1922ء)

بعض مشہور کتب کے متعلق رائے

فرمایا میرے ذوق میں فتوحات مکیہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ایک حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا یہ تو پیچ ہے کہ بعض حصے اس کے سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن وہ دوسرے مقامات میں جا کر ان کی تشریح خود ہی کر دیتے ہیں۔

فرمایا ابن جنی کی کتاب خصائص بڑی لطیف کتاب ہے۔ اور آداب اللغۃ العربیہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے عربی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور خضری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا انسان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور خضری کا دماغ دونوں ایک ہیں البتہ اس میں ایک نقص ہے کہ وہ لمبی محنت نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور عیسائی مورخین

اس کی کتاب کے اگر ٹکڑے ٹکڑے پڑھے جائیں تو اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب پڑھی جائے۔ تو مجموعی طور پر یہی اثر پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اسلاف کے کارنامے کچھ اعلیٰ درجہ کے نہ تھے اور یہ نہیں ہوتا۔ کہ پڑھنے والے پر یہ اثر ہو۔ کہ ہمارے اسلاف کی کچھ روایات ہیں جن کو ہمیں قائم رکھنا ہے۔ لیکن یورپین مورخوں نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ وہ اپنی تاریخ لکھتے ہیں تو اپنے اسلاف کو اتنا بڑا کر کے دکھاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے پر ان کی شخصیت کا رعب پڑتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی بننا چاہئے۔ مگر مسلمان مورخ رسول کریم ﷺ اور خلفاء کے زمانہ کو چھوڑ کر تاریخ میں یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے اسلاف بڑے نکمے تھے عیسائیوں نے جو طریق اختیار کیا وہ درست ہے۔ کیونکہ تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں اور ان کی یہ روایات ہیں اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا۔

طبری کے پڑھنے کا طریق

سوال ہوا۔ طبری سے صحیح روایات معلوم کرنے کا کیا گر ہے۔ فرمایا جس طرح بائبل کے مصنف چار ہیں۔ اسی طرح طبری نے بھی چار سلسلہ چلائے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے سلسلہ ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس بات کو وہ ثابت کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق روایتیں جمع کر دیتا ہے۔ اور اس کے مخالف روایتوں کو بھی جمع کرتا ہے۔ لیکن اپنے مخالفین کے گروہ جو واقدی وغیرہ کا گروہ ہے۔ اس کے راویوں کی روایتوں کو بغیر تائید چھوڑ دیتا ہے۔ علاوہ ازیں چالیس پچاس صفحات کے بعد اشارہ بھی کر دیتا ہے۔ مثلاً عمرو ابن العاص کے متعلق اس نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ شریر نہ تھے۔ اور حضرت عثمان کے بدخواہ نہ تھے۔ اس کے لئے جہاں وہ ایک یہ روایت لائے گا۔ کہ حضرت عثمان عمرو بن العاص سے بدظن ہو گئے۔ وہاں دوسری طرف وہ یہ روایتیں لائے گا۔ کہ عمرو بن العاص آخر تک ان کے خیر خواہ رہے۔

احمدی باپ کی اولاد

ایک مخلص اور قدیم احمدی جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی اولاد کی مذہبی نگرانی اور عام حالت کی اصلاح کے متعلق وہاں کے ایک احمدی کارکن سے ارشاد فرمایا کہ مرحوم بہت مخلص اور قدیم احمدی تھے۔ ان کے بیٹوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ لڑکے جماعت کی امانت ہوتے ہیں۔ اگر خراب ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری وہاں کی جماعت پر عائد ہوتی ہے۔

جزیہ لینے پر ایک نیا اعتراض

مولوی مطیع الرحمان بنگالی متعلم بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور نے ہندوؤں کا اعتراض پیش کیا۔ کہ وہ کہتے ہیں مسلمانوں نے غیر مسلم اقوام پر جزیہ مقرر کر کے انہیں جنگ سے رہائی دیدی اور اس طرح ان کو بزدل بنا دیا۔

فرمایا۔ Conscription (لازمی فوجی خدمت) جزیہ ادا کرنے پر موقوف ہوتی تھی۔ نہ کہ ان کو جنگ ہی سے روک دیا جاتا تھا۔ مسلمان تو جنگ کے لئے مجبور کئے جاتے تھے۔ مگر غیر مسلم مجبور نہ کئے جاتے تھے۔ موجودہ طریق حکومت میں یہ قابل اعتراض بات ہے۔ کہ والنٹیئر قبول نہیں کئے جاتے۔ حالانکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ غیر اقوام و مذاہب کے لوگ مسلمانوں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوتے تھے۔

سوال :- کیا وہ لوگ جو جنگ میں شامل ہوتے تھے۔ ان کو جزیہ معاف کر دیا جاتا تھا۔ فرمایا جنگ کے باوجود جس قسم کے ٹیکس مسلمان دیتے تھے۔ بعض ان کو بھی دینے پڑتے تھے۔ بعض مسلمان بادشاہوں نے جزیہ معاف بھی کر دیا تھا مگر رسول کریم ﷺ اور صحابہ کے وقت کی ایسی کوئی مثال مجھے معلوم نہیں۔ میں نے (نائب ایڈیٹر) عرض کیا۔ کہ یہ صورت اعتراض نئی ہے پہلے تو یہ اعتراض تھا کہ جزیہ لیا ہی کیوں جاتا تھا۔ اب یہ اعتراض ہے۔ کہ جزیہ لے کر ان کو فوجی خدمت سے محروم کر کے بزدل بنا دیا۔

فرمایا لوگوں کا یہی حال ہے بارش ہو تو کہتے ہیں کیچڑ ہو گیا۔ نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ گرمی ستاتی ہے۔ یا مثلاً ایک شخص کو کام کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے کہہ دیا۔ میں بھوکا ہوں جب کھانا کھانے کے بعد کہا تو کہہ دیا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ دونوں صورتوں میں کام کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب کے متعلق مخالف اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ جب یہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ تو یہی کہ فلاں مرجائے گا فلاں پر یہ آفت آئے گی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو زندہ رکھ کر آپ کی صداقت کا نشان دکھایا تو یہ اعتراض کر دیا۔ کہ یہ مرا کیوں نہیں۔ گویا اگر کوئی مرتا ہے۔ تو اعتراض کہ کیوں مرتا ہے۔ اور کوئی زندہ رہتا ہے۔ تو بھی اعتراض کہ کیوں نہیں مرتا۔

حبس دم اور توجہ کا خدایابی سے تعلق نہیں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبس دم وغیرہ کا خدایابی سے کیا تعلق ہے فرمایا کچھ تعلق نہیں۔ میں نے غور کیا ہے۔ کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے۔ اور انہوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں۔ اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کے لئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا۔ تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جیسا علم کلام سے فلسفہ کا تعلق نہ تھا۔ مگر عوام کو دین سکھانے کے لئے جس طرح علم کلام میں فلسفہ کو داخل کیا گیا۔ اسی طرح باطنی معلموں نے تصوف میں توجہ کو داخل کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ اس فن کو جانتے نہیں۔ اگر درحقیقت یہ بات کوئی جزو تصوف کا ہوتی۔ تو باہر کے ممالک میں بھی پائی جاتی۔ مگر سوائے ہندوستان اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والے اولیاء کے عرب، عراق، مصر اور ایران کے اولیاء کی کتب میں اس کی تعلیم نہیں ہے جیسے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، طالب مکیؒ بایزید بسطامیؒ جنید بغدادیؒ ہیں۔ ان کے حالات اور کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ راتوں کو اٹھتے اور دعائیں کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے۔ یہ تو اسی طرح ہے جس طرح آجکل کے جو نئے علوم ہیں۔ گو ان کا دین سے تعلق نہیں۔ مگر ہمیں ان سے واقف رہنا پڑتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو اس علم والے دین کی باتیں ہم سے نہیں سن سکتے۔ اگر یہ علم درحقیقت روحانیت میں داخل ہوتا۔ تو غیر مذاہب کے لوگ اس کو نہ کر سکتے۔ اور یہ صرف سچے مذہب میں پایا جاتا۔ مگر اس کی ہر ایک مذہب کے پیرو اور ہر ایک خیال کے آدمی کا مشق کر لینا بتلاتا ہے۔ کہ اس کا سچے مذہب سے تعلق نہیں۔

سوال :- کیا اس کا سیکھنا جائز ہے۔ فرمایا جائز تو ہے۔ مگر لغو ہے۔ میں نے سیکھا ہے۔ اور یہ معمولی بات ہے۔ پیروں نے اس کو اپنی کرامت بنا لیا۔ حالانکہ اس میں کرامت وغیرہ کچھ نہیں۔ اگر کوئی سیکھے۔ تو چاہئے کہ اسے لوگوں کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنائے۔

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

سوال۔ معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ مسمریزم والا تو جب چاہے۔ یہ تماشہ کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جا سکتا اور نہ ہر شخص دکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھایا جا سکتا ہے اور معجزہ نہیں سکھایا جا سکتا۔ اور علمی فرق بھی ہیں۔

(الفضل 17۔ جولائی 1922ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاعون کے زمانہ میں بیعت کرنے والے

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بہت سے لوگ طاعون کے دنوں میں احمدی ہوئے تھے۔ مگر بعد میں ان کی خبر نہ لی گئی۔ اس لئے وہ گر گئے۔ اگر ان کی خبر رکھی جاتی تو جماعت کی تعداد آج سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ جو لوگ طاعون کے دنوں میں بیعت کرتے ہیں ان کے نام سرخ روشنائی سے لکھے جائیں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ ان میں سے طاعون کے بعد کتنے باقی رہتے ہیں۔ اور کتنے جاتے ہیں۔

عقل اور الہام

ایک صاحب نے سوال کیا کہ برہمو یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ جبکہ انسان نبی کو عقل سے مانتا ہے۔ تو پھر اس کے الہام کا ماننا کیسے فرض ہوا۔ اور انسان اس کے لئے کیسے مکلف ہو سکتا ہے۔

فرمایا ہمارا یہ تو دعویٰ نہیں کہ عقل کوئی چیز ہی نہیں بلکہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا بغیر الہام کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس پر وہ کیا اعتراض کریں گے۔ اگر خود بخود ایک دعویٰ بنا کر ہماری طرف منسوب کریں گے تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہو سکتے۔

فرمایا یہ بھی غلط ہے کہ جو چیز عقل سے ثابت ہو اس کے ماننے کے لئے انسان مکلف نہیں ہوتا۔ کیا سنکھئے کا اثر عقل کے ذریعہ معلوم نہیں ہوا۔ اور کیا اس کے ماننے پر انسان مکلف نہیں۔

بات یہ ہے کہ بعض باتیں عقل سے بالا ہوتی ہیں ان کے لئے ثبوت بھی عقل سے بالا چاہئے۔ ہم کبھی یہ نہیں کہتے کہ عقل کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں جابجا آتا ہے۔ عقل کرو۔ ہاں اگر کوئی شخص مثلاً اس دیوار کے پیچھے ہو تو آپ کے پاس کوئی عقلی ثبوت نہیں۔ کہ کوئی وہاں ہے۔ یا نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ خود آپ کو بتائے یا وہ بتائے جس نے دیکھا ہو۔ یہاں پر عقل بیکار ہے۔ آپ کسی شخص کے سامنے بیٹھ جائیں اور کہیں کہ عقل سے بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو وہ نہیں بتا سکے گا۔ پس جب انسان عقل سے دوسرے انسان کی مرضی بھی دریافت نہیں کر سکتا تو خدا کی رضا کیسے معلوم کر سکتا ہے۔

عقل کے دو کام ہیں ایک یہ کہ بلا مشاہدہ کے بعض مقدمات قائم کر کے کچھ نتائج اخذ کرے۔ دوسرا یہ کہ مشاہدے کے ذریعہ بتائے۔ نبی کا اقرار مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ کام عقل کے ذمہ ہے۔ کیونکہ وہ نشان پر نشان دکھاتا ہے جن سے عقل نتائج اخذ کرتی ہے۔ لیکن بعض باتیں طبعی تقاضے کے تحت ہوتی ہیں۔ ان کے لئے کوئی عقلی ثبوت نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کے پیٹ کی طرف مارنے کے لئے انگلی بڑھاؤ۔ تو گو وہ خوب جانتا ہو کہ مجھے مارے گا نہیں تاہم وہ بچے گا۔ اب یہ اس کو عقل نہیں کہتی کہ ہٹ جا بلکہ یہ طبعی تقاضا ہی ہے جو اس کو پرے ہٹا دیتا ہے۔ اسی طرح کسی کی آنکھ کی طرف ہاتھ بڑھاؤ تو وہ جھپکے گا۔ یہ طبعی تقاضے سے ہو گا۔ تو عقل ابتدائی ثبوتوں میں سے ایک ثبوت ہے۔ بات یہ ہے کہ مدارج مختلف ہیں بعض اعلیٰ ہیں۔ اور بعض ادنیٰ جو ادنیٰ ہیں ان کے لئے ادنیٰ ثبوت ہیں۔ اور جو اعلیٰ ہیں ان کے لئے اعلیٰ اور بعض باتیں طبعی تقاضے سے ہوتی ہیں۔ بعض مشاہدہ سے یہ نہیں کہ سب چیزوں کا علم مشاہدہ سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص سویا ہوا ہے۔ چیونٹی اس کے جسم پر چڑھے۔ تو وہ ہاتھ مارتا ہے۔ لیکن کیا یہ اس کو مشاہدہ بتاتا ہے۔ نہیں بلکہ طبعی تقاضا کے ماتحت وہ اس کو ہٹاتا ہے۔ اسی طرح سب چیزیں طبعی تقاضا کے ذریعہ معلوم نہیں ہوتیں۔ بلکہ عقل کے ذریعہ جو مشاہدہ پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر عقل نہ ہو تو سنکھئے سے انسان نہیں بچ سکتا۔ پس عقل ہدایت کے ذریعہ کی طرف رہبری کر سکتی ہے۔ مگر یہ آخری ذریعہ نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص آئے' اور وہ بادشاہ سے ملنا چاہے۔ اسے کوئی راہ چلنے والا بادشاہ سے نہیں ملا سکتا۔ ہاں وہ بادشاہ کی طرف ایک حد تک رہبری کر سکے گا۔ وہ بادشاہ کے مکان کا پتہ بتا دے گا۔ آگے وہاں دربان ہو گا۔ وہ بھی بادشاہ سے نہیں ملا سکے گا بلکہ وہ وزیر سے کہے گا۔ اور پھر وزیر ملاقات اس کی بادشاہ سے ملاقات کرائے گا۔ تو کوئی شخص پہلے ہی وزیر سے نہیں مل سکتا۔ جب تک دربان کے پاس نہ آئے اور دربان سے نہیں مل سکتا۔ جب تک اس کو کوئی شاہی محل کی طرف نہ لیجائے۔ یہ تینوں واسطے ہیں بادشاہ سے ملنے کے۔ اسی طرح ادنیٰ طور پر تقاضا طبعی ہے۔ پھر عقل ہے۔ پھر مشاہدہ ہے۔ اور سب سے بہتر اور اعلیٰ ثبوت خدا سے ملنے کا الہام ہے۔

(الفضل 31۔ جولائی 1922ء)

★......★......★......★

تعارف کتب حضرت خلیفۃ المسیح الاول

دینیات کا پہلا رسالہ

احمد نیر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ مختصر سا رسالہ جو تقریباً 20 صفحات پر مشتمل ہے مکرم عبدالحی عرب مقیم دارالامان قادیان کی فرمائش پر لکھا جو بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ میں 1906ء میں طبع ہوا۔

رسالہ کے پہلے صفحے پر آپ نے حضرت مسیح موعود کی دس شرائط بیعت تحریر فرمائی ہیں جس کے بعد بچوں کے لئے نماز سادہ اگلے پانچ صفحات پر لکھی ہے اور انہی صفحات کے آخر میں "حاشیہ" کے عنوان سے آپ نے مختلف تشریحات بیان کی ہیں۔

نماز کی مکمل تسبیحات کے بعد صفحہ کے آخر میں آپ نے وضو کا طریق ابتدا سے اخیر تک لکھا ہے اور اگلے صفحہ پر تیمم اور اس کے مسائل وحل کا بیان ہے۔

آپ نے باجماعت نماز کی تلقین فرمائی اور عورتوں کو گھر میں جماعت کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد نماز کے اوقات کا باب ہے جس میں آپ نے پانچوں نمازوں کے اوقات شروع سے لے کر ختم ہونے تک لکھے ہیں اور ان کی رکعات کو بھی الگ الگ بیان فرمایا ہے۔

نماز پڑھنے کا اعلیٰ اور مکمل طریق مع تمام شرائط کے نہایت سادہ فہم الفاظ میں درج ہے۔ اس کے علاوہ نماز کی اہمیت اور ثواب پر روشنی ڈالی ہے اور باجماعت نماز کے آداب اور امام اور مقتدی کے فرائض کو بھی درج فرمایا ہے۔

اس کے بعد آپ نے مختلف عنوانات حاشیہ میں لکھ کر ان کو واضح فرمایا ہے۔ ان عنوانات میں وضو کے فرائض' وضو کے سنن' نواقض وضو' (یعنی وضو ٹوٹنے کے طریق) غسل کے فرائض' تیمم کن صورتوں میں جائز ہے' فرائض نماز اور اس کی شرائط' ارکان نماز' شرائط نماز' ارکان نماز کے مسائل' واجبات نماز' (یعنی نماز کے فرض حصے) سنن نماز' مفسدات نماز (یعنی نماز کے دوران کے آداب کا خیال نہ رکھنا) اور مکروھات نماز (یعنی نماز پڑھنے کے دوران نامناسب حرکات کے بیان) درج ہیں۔

رسالہ کے صفحہ نمبر 15 پر آپ نے ایک عنوان "ایمانداری اور دیانتداری کی باتیں" باندھا ہے جس میں توحید کا قیام اور ارکان ایمان درج ہیں اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض مثلاً کلمہ طیبہ کا سچے دل سے اقرار' نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج پر عمل کرنا اور خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت' عاجزی و فروتنی اختیار کرنا اور مخلوق خدا سے حسن سلوک سے پیش آنے کا درس فرمایا ہے اسی طرح دیگر اعلیٰ اخلاق کو تعمیر کرنے والے آداب درج کئے ہیں۔

رسالہ کا آخری عنوان "گناہ کبائر" ہے جن میں شرک' خون ناحق' ماں باپ کو ایذا پہنچانا' تیموں کا مال کھانا' شراب پینا' ظلم کرنا' غیبت کرنا' بلاوجہ بددعا کرنا' اپنوں کی طرفداری کرنا' وعدہ خلافی' جھوٹ' چوری' بیاج کھانا' رشوت لینا' بلا اجازت گھر داخل ہونا' عیب جوئی کرنا اور نجومی کی باتوں کو سچا ماننا شامل ہیں۔

رسالہ کے ص 17 تا ص 19 تک آپ نے مختلف سورتیں مع ترجمہ تحریر فرمائی ہیں۔

رسالہ کے آخری صفحہ پر سورۃ البقرہ کی ابتدائی پانچ آیات مع ترجمہ درج فرمائی ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا یہ مختصر سا رسالہ ابتدائی دینی تعلیمات کا جامع ہے جس میں وضو' اور نماز اور ان کے آداب کا تفصیلی ذکر ہے۔ یہ رسالہ بچوں' نو واردین اور دینیات کی ابتدائی باتیں سیکھنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

★......★......★......★

رحمان کے معنی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"رحمان کے معنی (۔) یہ ہیں کہ جس قدر جاندار ہیں خواہ ذی شعور اور خواہ غیر ذی شعور اور خواہ نیک اور خواہ بد ان سب کے قیام اور بقاء وجود اور بقائے نوع کے لئے ان کی تکمیل کے لئے خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت عامہ کی رو سے ہر ایک قسم کے اسباب مطلوبہ میسر کر دیئے ہیں اور ہمیشہ میسر کرتا رہتا ہے اور یہ عطیہ محض ہے کہ جو کسی عامل کے عمل پر موقوف نہیں۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ ص 437)

رحمتِ محض

"قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطاء کئے اور پھر اس کی بقاء کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمان ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14۔ ص۔ 249۔ 248)

بغیر کسی عمل کے

"ھوالرحمان یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ رحمان کہلاتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 373)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الحفیظ بقاپوری صاحبہ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

رفیق حضرت مسیح موعود

میرے والد حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب ماہ اکتوبر 1873ء بمقام چٹھہ چک تحصیل حافظ آباد' ضلع گوجرانوالہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔

سات سال کی عمر میں تیسری جماعت تک سرکاری مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ آٹھویں سال میں یعنی 1883ء میں اپنے جدی مقام بقاپور میں آگئے۔ وہاں سے حمید پور گاؤں میں جو بقاپور سے دو میل کے فاصلہ پر ہے ایک مولوی صاحب کے پاس قرآن مجید اور کچھ فارسی گلستان بوستان وغیرہ تک پڑھی۔ انہی دنوں یعنی 1884ء میں نیلا گنبد لاہور کے مدرسہ رحیمیہ میں داخلہ لیا۔ 90-1889ء میں دو سال تک لدھیانہ میں مولوی عبدالقادر صاحب سے تعلیم پائی۔

انہی دنوں یعنی 1883ء میں انتشار نجوم ہوا۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں فرمایا ہے۔ وہاں کے ایک زمیندار نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آج ساری رات ستارے گرتے رہے ہیں۔ اسی دوران حضرت والد صاحب کو 1891ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت سے مشرف ہونے کا موقع ملا۔ 1893ء تک انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کرلی اس وقت ان کی عمر 20 سال تھی۔

وہاں کا ایک واقعہ بھی حضرت والد صاحب کو اچھی طرح یاد ہے کہ رمضان شریف میں جو کسوف خسوف ہوا تھا ان سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ کیا ان تاریخوں میں جو سورج اور چاند گرہن ہوا ہے یہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ اس نشانی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ حضرت والد صاحب اس وقت غیر احمدی تھے۔ انہوں نے یہ جواب دیا کہ یہ علامت حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے کی ہے۔ یوں سمجھو کہ امام مہدی پیدا ہو چکا ہے اس کا اثر حضرت والد صاحب پر یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی طرف توجہ زیادہ ہو گئی اور قادیان جلد جلد آنا جانا شروع کر دیا۔ وہاں اپنے پرانے دوستوں سے ملتے رہتے اور سلسلہ کے قریب ہوتے گئے۔ قادیان سے گاؤں پہنچتے ہی اس بات کا تذکرہ شروع کر دیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کاذب نہیں بلکہ صادق ہیں۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو پکا مرزائی ہو چکا ہے۔ اور مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ میں اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے حضرت والد صاحب نے اس کے متعلق کسی قسم کی بحث نہ کی لیکن اپنے تجربہ کی بنا پر اور حضرت اقدس کے نمونہ کو دیکھنے کی وجہ سے پورا اطمینان تھا کہ حضور حق پر ہیں۔ اس واقع کے بعد یعنی کسوف و خسوف کے بعد والد صاحب نے مخفی طور پر جلد جلد قادیان جانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد 1904ء میں مسئلہ نبوت کے متعلق پوری تحقیقات کر کے اپنی تسلی کرلی۔ اور پھر 1905ء میں بیعت کے لئے مصمم ارادہ کر لیا۔ اور قادیان جا پہنچے۔ والد صاحب جب حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کر کے اپنے گاؤں واپس آئے تو گاؤں والوں نے بہت شور مچایا۔ کہ یہ تو بیعت کر کے آیا ہے اور پکا مرزائی ہو گیا ہے۔

والد صاحب کا ماموں جو کہ ان کا خسر بھی تھا ان کے سخت خلاف ہو گیا کہنے لگا میرے گھر سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد والد صاحب نے بہت لمبی لمبی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا صالحہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ایک دن مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کشفی حالت طاری ہو گئی اور ایک بزرگ خاتون نے فرمایا بیٹا عزم رکھنا۔

احمدیت اختیار کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کے ساتھ ان کی محبت اور عشق میں بھی ترقی ہونے لگی۔ اور وہ دیوانہ وار دعوت الی اللہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ صاحبہ اور ان کے چھوٹے بھائی اور دونوں بھاوجوں نے بھی بیعت کرلی۔ الحمدللہ

والد صاحب کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ تھی وہ 1908ء کو وفات پا گئی۔ ان کے بعد دوسرا نکاح حضرت والد صاحب کا چک 98 ضلع سرگودھا میں رہنے والے سید غلام حسین شاہ صاحب جو کہ امام الصلوٰۃ بھی تھے ان کی بڑی صاحبزادی محترمہ حیات بیگم صاحبہ سے ہوا۔ شادی کے بعد والد صاحب کو چھ سال تک وہاں رہنا پڑا یعنی 1914ء تک۔ اس کے بعد مارچ 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے چک 98 سے واپس آجانے کا حکم فرمایا۔ حکم سنتے ہی والد صاحب قادیان آگئے 1915ء سے 1922ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے مطابق قادیان میں رہائش اختیار کر لی۔

1923ء میں آپ کو سندھ کا مربی مقرر کر کے بھیجا گیا۔ دراصل یہ مشن حضور کی ایک رؤیا کی بنا پر کھولا گیا تھا جس پر حضور نے والد صاحب کو 1923ء سے 1928ء تک کے لئے ایک لمبا عرصہ گزارنے کے لئے بھیجا۔ اس کے بعد حضور نے امیر مربیان سندھ مقرر کر کے بھیجا اور اپنے ہاتھ پر بیعت لینے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

(رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 225)

حضرت والد صاحب بہت ہی دعا گو تھے جب بھی کسی کے لئے دعا کرتے تھے اسی وقت ہمارے سامنے اور دعا کروانے والے کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی دعا قبول فرما لیتا تھا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے نیک بندوں پر فضل ہوتا ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

ویسے تو والد صاحب کے بے شمار الہام القاء خوابیں کشف ان کی کتاب حیات بقاپوری میں درج ہیں۔ صرف میں چند بطور نمونہ کے تحریر کرتی ہوں۔

1955ء میں مکرم مولوی ملک مبارک احمد صاحب واقف زندگی تحریک جدید کی تحریک پر ان کی نرینہ اولاد کے لئے دعا کی۔ تو (القاء ہوا کہ لڑکا دیا جائے گا) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں لڑکا عطا فرمایا۔

اسی طرح 1955ء کا واقعہ ہے کہ بابو علی احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کالا گوجراں ضلع جہلم پر ایک مقدمہ کھڑا کیا گیا۔ اور انہیں ملازمت سے معطل کر دیا گیا تھا انہوں نے مقدمہ میں باعزت بری ہونے کے لئے دعا کے لئے لکھا۔ جس پر والد صاحب نے دعا کی تو خواب میں بتایا گیا کہ وہ باعزت بری ہو جائیں گے جس کی اطلاع والد صاحب نے ان کو دے دی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا۔

اسی طرح کا واقعہ ہے کہ ایک شخص ولی محمد سکنہ موضع قاضی کوٹ میرے والد صاحب کے پاس آیا کہ میرا بیٹا ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے اسے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو دکھایا ہے انہوں نے جو دوائی اس کے لئے تجویز فرمائی ہے وہ بہت گراں ہے جو چالیس روپے سے کم میں نہیں آتی میں غریب آدمی ہوں آپ دعا کریں اور استخارہ بھی کریں کہ اگر میرے بیٹے کی زندگی ہے اور علاج سے بچ جانا ہے تو میں قرض اٹھا کر بھی دوائی خریدوں گا۔ حضرت والد صاحب نے دعا کی تو الہاماً بتایا گیا کہ وہ بچ جائے گا علاج کراؤ چنانچہ اس نے قرض لے کر علاج کروایا اور لڑکا شفایاب ہو گیا۔

والد صاحب کہا کرتے تھے کہ میری سب اولاد حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے دوسری بیوی سے تین لڑکیاں اور تین لڑکے ہوئے (بڑی لڑکی مبارکہ مرحومہ تھی) دو لڑکیاں اور تین لڑکے زندہ موجود ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو خادم دین بنائے اور والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے آمین

عالمی منظر

عالمی معاشی بحران میں آئی۔ایم۔ایف اور عالمی بینک کا منفی کردار

آئی۔ایم۔ایف اور ورلڈ بینک جیسے اداروں کو تجارتی یا مالیاتی ادارے کہنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ اس قسم کے تمام ادارے سرمایہ دار ملکوں نے اپنا جال پھیلانے اور غریب ملکوں کا استحصال کرنے کے لئے بنا رکھے ہیں۔ ان اداروں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ پہلے تو غریب اور ترقی پذیر ملکوں کو ترقی کے سبز باغ دکھا کر قرضے کی چاٹ لگاتے ہیں اور پھر جب وہ اس دلدل میں پوری طرح پھنس جاتے ہیں تو ان سے سرمایہ دارانہ مفاد کے لئے اپنی من مانی شرائط تسلیم کراتے ہیں اور ان کا استحصال کرتے ہیں۔ آج تک جتنے ترقی پذیر ملکوں نے ان اداروں سے رابطہ کیا ہے اور ترقی کرنے کے موہوم خیال سے ان سے قرضے لئے ہیں ان میں سے کوئی بھی الاماشاء اللہ ترقی تو کیا کرتا بلکہ اس کا حال پہلے سے بھی بدتر ہو گیا ہے۔ ان اداروں کی پالیسیوں سے سوائے مہنگائی' بے روزگاری' اور پستی کے کسی نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ اور اس کی زندہ اور تازہ مثالیں مشرقی ایشیا کے ممالک اور روس ہیں جو دیکھتے ہی دیکھتے آناً فاناً تباہ و برباد کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب یہ نام نہاد اقتصادی ادارے ان ممالک سے اپنی من مانی شرائط پر مزید قرضہ لینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

دراصل یہ ادارے بڑے بڑے صنعتی ممالک کے تجارتی مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں اور یہ سرمایہ دارانہ نظام کی اجارہ داری کو قائم رکھنے میں ان کے آلہ کار ہوتے ہیں اور جب غریب ملکوں کے خون کا آخری قطرہ بھی چوس لیتے ہیں تو اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام ترقی پذیر ممالک اکٹھے ہو کر اس کا حل سوچیں اور ایسی پالیسی بنائیں جس سے ان اداروں سے چھٹکارا مل سکے۔

دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے نیوزی لینڈ کے شہر ولنگٹن میں ہونے والی دولت مشترکہ ایسوسی ایشن کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی ایشیا کے ممالک کا بحران اب عالمی بحران میں تبدیل ہو چکا ہے اور اس کی ذمہ داری آئی۔ایم۔ایف اور عالمی بینک پر عائد ہوتی ہے۔ ان اداروں کی پالیسیاں ناکام ہو چکی ہیں اور اب مزید ان کے لئے کچھ کرنے کو باقی نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ دراصل یہ ادارے ایسے بحرانوں کو حل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے لہٰذا اس گھمبیر مسئلے کے حل کے لئے عالمی سربراہوں کا اجلاس بلایا جائے تو اس پر غور کر کے اس کا کوئی مستقل حل تجویز کرے۔

اسی طرح اس کانفرنس میں نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم جینی شپلے نے بھی اس کانفرنس سے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ دولت مشترکہ کے ملکوں کو ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنا چاہئے اور اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا چاہئے۔

دولت مشترکہ کے ان لیڈروں کے خیالات قابل تحسین ہیں اور ترقی پذیر ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اقتصادی پالیسیاں بنائیں اور آپس میں تعاون کر کے ان پالیسیوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد صاحب

خود اعتمادی

خود اعتمادی ایک اچھی خصلت ہے جو انسان میں بہت سی خوبیاں پیدا کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ پر امن رہتا ہے۔ اس کی طبیعت میں انتشار اور پریشانی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اگر خطرہ کی حالت بھی پیدا ہو جائے تو ایک پر اعتماد شخص ان لمحات میں بھی نہایت پر سکون اور مطمئن رہتا ہے۔ اور اس پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں ہوتی۔ وہ ہر قسم کے سخت حالات کو Face کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ بالآخر انتہائی خطرناک حالات بھی اس کے لئے سازگار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اس خلق سے عاری شخص اس صلاحیت سے بالکل محروم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے تو معمولی سی بھی پریشانی پہاڑ بن کر ٹوٹتی ہے۔ جو اسے ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ بے چینی کا شکار رہتا ہے۔ اور سکون اسے ایک لمحہ کے لئے بھی عطا نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایسا آدمی معمولی سی بھی خلاف طبیعت بات سے جلد گھبرانے لگتا ہے۔ اور اس کے اندر حالات سے ٹکرانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ خود پر بھروسہ کے نتیجہ میں انسان کا دوسروں پر اعتماد بھی بحال ہونے لگتا ہے۔ اپنے ارد گرد بسنے والے تمام لوگوں پر بھروسہ کرنے کی صلاحیت ملتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو سوسائٹی میں بڑی عزت دی جاتی ہے۔ کیونکہ معاشرے کے تمام افراد ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔ دوسروں پر اعتماد سے مراد یہ ہے کہ ان پر اعتبار اور یقین کیا جائے۔ ان کے جذبات کو کسی قسم کی ٹھیس نہ پہنچائی جائے۔ ماحول میں مختلف طبائع رکھنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض مزاج کے سخت بھی ہوتے ہیں۔ ان کو بھی برداشت کرنے کی قوت ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک پر اعتماد وجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ ان حالات کو اچھی طرح Face کر سکے۔ پھر دوسروں پر اعتماد کے نتیجہ میں انسان کے اندر یہ وصف بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی میں کوئی خوبی یا اچھی بات دیکھتا ہے تو اس کا دل حسد میں مبتلا ہونے کی بجائے تعریف پر آمادہ ہوتا ہے۔ اور ایسا آدمی اس گھٹیا قسم کی سوچ پر یقین نہیں رکھتا کہ دوسرے کی تعریف کریں گے تو اس سے سوسائٹی میں ہمارا درجہ کم ہو جائے گا۔ مگر اس کے بالمقابل وہ طبقہ جس میں ابھی خود اعتمادی پیدا نہیں ہوئی۔ ایسے لوگوں کا اول تو دوسروں پر اعتماد قائم نہیں ہوتا اور اگر کبھی ہو بھی جائے تو بہت جلد ان کا یہ اعتماد اٹھنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے تعلقات کا دائرہ ہمیشہ بہت کم رہتا ہے۔ اور جن سے تعلق ہوتا ہے وہ کبھی خاص مضبوط نہیں ہوتا۔ بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے۔ دراصل ان کی بعض عادات کی وجہ سے لوگ ان سے دور بھاگتے ہیں۔ بہت مجبوری کسی کو ہو تو وہ ان کے پاس بیٹھے گا۔ ورنہ لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ان سے دور ہی رہیں۔ اور یوں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ انہیں بالکل تنہائی کی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔

اعتماد کے نتیجہ میں انسان کے اندر یہ خوبی بھی پیدا ہوتی ہے کہ وہ کمتری کے احساس سے چھٹکارا پاتا ہے۔ دوسرے کو اپنے سے بہتر اور اچھی حالت میں دیکھ کر کبھی بھی دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میں اس سے کم ہوں۔ بے شک بظاہر کمی ہو بھی تب بھی ایسا وہم نہیں آتا۔ دراصل اعتماد انسان کو اعتبار کرنا سکھلاتا ہے۔ اور یہ سب سے پہلے اپنی ذات پر ہوتا ہے اور پھر اپنے علاوہ دوسروں پر بھی ہونے لگتا ہے۔ اگر اپنے اوپر نہ ہو تو دوسروں پر بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس کو اپنے اوپر اعتبار پیدا ہو جائے۔ اسے پھر دوسروں کے متعلق یہ فکر نہیں رہتی کہ وہ مجھ سے آگے کیوں بڑھ گیا۔ کیونکہ اس کا اعتبار اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ ان لوگوں کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ دوسروں کو اپنے سے اچھی حالت میں پا کر حسد کرنے کی بجائے ان پر خوش ہوتے ہیں۔ اور صرف خوش ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کو سراہتے بھی ہیں۔ کسی میں کوئی کمال دیکھتے ہیں تو اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ انہیں یہ ڈر نہیں ہوتا کہ ایسا کرنے سے ہماری حیثیت کم ہو جائے گی۔ لیکن جو اعتماد سے عاری ہوتا ہے وہ لازماً کسی نہ کسی موقعہ پر ضرور احساس کمتری میں مبتلا ہوتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں میں سے بعض تو ہر وقت اپنے اس احساس میں نڈھال رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کا ہر لمحہ پریشانی سے دوچار رہتا ہے۔ اور سکون کا ایک لمحہ بھی انہیں میسر نہیں آتا۔ یہ لوگ حیثیت اور اختیارات رکھنے کے باوجود بھی اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ احساس کمتری کا وہم دن بدن ان پر زیادہ غالب آتا چلا جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنا اثر قائم کر کے انسان کو بالکل توڑ پھوڑ کے رکھ دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سب سے زیادہ تکلیف اس وقت پہنچتی ہے جب یہ کسی کو اپنے سے بہتر حالت میں پاتے ہیں۔ یا جب کوئی ان کے سامنے کسی دوسرے کی تعریف کرتا ہے وغیرہ۔ اس قسم کے لمحات کو برداشت کرنا ان کے بس سے باہر ہوتا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ حسد کا شکار رہتے ہیں۔ اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کا نقصان جیسا کہ ظاہر ہو چکا ہے خود ان کی اپنی ذات ہی کو پہنچتا ہے۔

اپنے آپ پر بھروسہ ہو تو انسان کا دل بہت مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر جرأت اور دلیری پیدا ہوتی ہے۔ اور بزدلی کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایک پر اعتماد شخص کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ خطرہ کے وقت وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ اور اس کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ وہ کسی کو اپنے سے آگے بڑھنے دے۔ اسے دوسروں کی خاطر لڑنے میں ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا ہر شخص دوسروں کو بچانے کی کوشش میں سرگرداں رہتا ہے اور اسے یہ فکر نہیں ہوتی کہ مجھے بھی کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کی تو بس یہ تمنا ہوتی ہے کہ کسی طرح میں دوسروں کو خطرہ سے باہر نکال لوں۔ اور اس کام میں وہ ایک لطف محسوس کرتا ہے۔ اور اپنی ساری زندگی اس خواہش کی تکمیل میں صرف کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اعتماد کی دولت سے محروم آدمی انتہائی بزدل ہوتا ہے۔ اس کو آپ دیکھیں گے کہ خطرہ کے وقت سب سے پیچھے دکھائی دے گا۔ اور دوسروں کا سہارا ڈھونڈ رہا ہو گا۔

خود اعتمادی کے نتیجہ میں جہاں اور بہت سی خصوصیات انسان میں پیدا ہوتی ہیں وہاں ایک خاصیت یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ ایسا شخص فیصلہ کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ تمام معاملات کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور ہمیشہ سوچ سمجھ کر فیصلہ صادر کرتا ہے۔ گھر کے معاملات ہوں یا معاشرے سے تعلق رکھنے والے مسائل ہوں۔ ان سب میں اس کی رائے یا فیصلہ ایک مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ سوسائٹی کے تمام افراد ضرورت پڑنے پر فوراً ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ اگر ہمیں صحیح مشورہ ملے گا تو انہیں سے ملے گا۔ یہ لوگ مسائل کو سلجھانے اور حالات کو درست کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے اندر جلد بازی کا مادہ نہیں ہوتا اطمینان اور سکون سے معاملات کو بھانپتے ہیں۔ اور معاملہ کی تہہ تک پہنچ کر پھر اپنی طرف سے کوئی نہ کوئی رائے یا فیصلہ دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کا ہر مشورہ یا فیصلہ ہمیشہ درست اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ جبکہ ان کے مقابل پر وہ لوگ جنہیں اپنے اوپر اعتماد نہیں ہوتا اول تو فیصلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ لیکن اگر کبھی ایسا موقعہ آن پڑے کہ انہیں کسی معاملہ کو نپٹانا ہو۔ یعنی کوئی فیصلہ کرنا پڑ جائے۔ تو ان کا ہر ایسا فیصلہ اکثر غلط ثابت ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں حالات سنورنے کی بجائے مزید بگڑتے ہیں۔ ایسے لوگ معاملہ فہمی میں بھی بہت کمزور ہوتے ہیں۔ نیز یہ معاملات کی گہرائی سے بالکل نابلد ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی آراء اور مشورے بہت سطحی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور انہیں پر یہ اپنے فیصلوں کی بنیاد رکھ دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا ہر نپٹایا ہوا معاملہ کچھ عرصہ کے بعد پھر بگڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ ان کی اس حالت سے پوری طرح آشنا ہو جاتے ہیں۔ وہ تو پھر ان سے کلیتہً اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب و صحت

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ریشہ دار اجناس کی اہمیت

ڈاکٹر اور حکیم صاحبان ہمیشہ سے ہی انسانی صحت کے لئے ریشہ دار اجناس کے استعمال پر زور دیتے رہے ہیں اور ان کے نزدیک قبض کا تو اس سے بہتر علاج ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کا دوسرا کام یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ اجناس بھوک مٹانے کا اچھا ذریعہ ہوتی ہیں کیونکہ ان کے کھانے میں موجود ہونے سے دوسری ایسی غذاؤں کی مقدار کم کی جاسکتی ہے اور کم مقدار میں کھائی جائیں گی جن کے عموماً زیادہ کھانے سے انسانی صحت پر برے اثر مترتب ہوتے ہیں۔ مثلاً روغنیات اور لحمیات وغیرہ ان کو اگر ریشہ دار اجناس سے ملا کر کھایا جائے تو غذا ایک طرح سے متوازن ہو جاتی ہے اور کھانے کے ہضم ہونے میں ممد ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے حکماء کے نزدیک ریشہ دار اجناس کھانے والے دل کی بیماریوں، کینسر اور ذیابیطس جیسی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ ریشہ دار اجناس صرف معدے کو بھرنے کا ذریعہ ہی نہیں ہوتیں بلکہ ان میں وٹامنز اور نمکیات کی کافی مقدار ہوتی ہیں جو انسانی جسم کے لئے بہت ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ریشہ دار اجناس کسی بھی نامیاتی شے کو کہا جاسکتا ہے جو آنتوں میں موجود انزائم کے ذریعہ ہضم نہ کیا جا سکتا ہو۔ گندم جس میں سے میدہ اور سوجی نہ نکالا گیا ہو اس کا چھان اسے حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سبزیاں بھی ریشہ دار مادہ رکھتی ہیں۔ اسی لئے ان کے وافر مقدار میں کھانے کو صحت کے لئے مفید جانا جاتا ہے۔

برطانیہ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ڈینس برکٹ نے ایک لمبے مطالعے کے بعد افریقن لوگوں میں کچھ عرصہ پہلے تک ان تمام بیماریوں کے فقدان کی وجہ سے جو کہ صنعتی ممالک میں عام پائی جاتی ہیں۔ انہی ریشہ دار اجناس کا وافر استعمال بتایا تھا۔ نیویارک (امریکہ) کے ایک ہسپتال نے چار سالہ مطالعہ کے بعد 1989ء میں یہ بتایا کہ جو لوگ ریشہ دار اجناس زیادہ استعمال کرتے ہیں ان میں آنتوں کی رسولیوں کے بننے کا عمل نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اور عموماً یہ رسولیاں اگر جلد ان کا علاج نہ کیا جائے تو کینسر میں بدل جاتی ہیں۔ اسی طرح جنوری 1992ء میں جرنل آف دی نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ نے ایک تحقیق کی روئیداد شائع کی جس میں بتایا گیا کہ ایسی خوراک جس میں ریشہ دار اجناس زیادہ اور روغنیات کم مقدار میں شامل ہوں کینسر سے پہلے بننے والی رسولیوں کو روکتی ہے۔

ریشہ دار اجناس ایک زمانہ سے عارضی اور دائمی قبض کو ختم کرنے کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہیں اور انسان ان سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ ریشہ دار اجناس جو پانی میں حل نہیں ہوتیں اگر ان کے ساتھ پانی بھی کافی مقدار میں پیا جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ریشہ دار اجناس سپنج کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ اپنے وزن سے کئی گنا زیادہ پانی جمع کر لیتی ہیں اور آنتوں میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

شادی

○ مکرم ندیم احمد باسط صاحب ولد عبد الباسط صاحب مرحوم کھاریاں مربی سلسلہ کی تقریب شادی سمیرا روزی صاحبہ بنت عبد الرشید ارشد صاحب سے 9- نومبر 1998ء کو منعقد ہوئی۔ اِن کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے تیس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔

10- نومبر کو دفاتر انصار اللہ پاکستان میں دعوت ولیمہ ہوئی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم سید سجاد احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے عزیزم لطف اللہ خان ابن برادرم حبیب اللہ خان صاحب کی بیٹی عزیزہ عظمیٰ خان کا نکاح عزیزم عبد الرشید خان ولد مکرم عبد الباسط خان صاحب سے مبلغ اکتالیس ہزار روپے مہر پر قرار پایا۔ اعلان نکاح مورخہ 5- نومبر 98ء کو مکرم مولانا عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ نے بیت نصرت دار الرحمت وسطی میں کیا۔ عزیزہ عظمیٰ مکرم خان میر خان صاحب افغان باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود کی پڑپوتی اور عزیز عبد الرشید مکرم عبد السبحان خان صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ یکے از رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔

اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری سفیر احمد صاحب مقیم جرمنی کو مورخہ 98-11-13 کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "منیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو چوہدری بشیر احمد صاحب کلو سوہلوی (مرحوم) دار الرحمت شرقی (ب) کا پوتا اور رانا عبد الرحمان صاحب (ریٹائرڈ S.H.O) آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درازی عمر۔ نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دفتر واپڈا ربوہ کا نیا پتہ

○ محکمہ واپڈا ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کا دفتر راجپوت منزل مکان نمبر 8/14 گولبازار (دار الصدر) ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ ان کا فون نمبر 212373 ہے۔

امتحان انصار اللہ

○ امتحان سہ ماہی چہارم 1998ء کے پرچہ جات مجالس انصار اللہ کو ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ حل شدہ پرچہ جات مرکز ارسال کر دیں۔ نصاب امتحان سہ ماہی چہارم حسب ذیل ہے۔

1- ترجمہ کلام الٰہی- پارہ نمبر 18 نصف اول۔

2- کتاب چشمہ مسیحی از حضرت مسیح موعود۔

3- حقیقۃ الرؤیا از حضرت مصلح موعود۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 20- دسمبر 98ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم لئیق احمد طاہر مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب (مرحوم) ساکن کنری سندھ مورخہ 7- دسمبر کی رات قریباً 11 بجے وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ 9- دسمبر کو ان کا جسد خاکی ربوہ پہنچا تو بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(آمین)

مجلس نابینا ربوہ کی ریلی

○ مورخہ 30- نومبر تا 3- دسمبر 1998ء مجلس نابینا ربوہ کی چھٹی علمی و تفریحی ریلی منعقد ہوئی۔

1- علمی مقابلہ جات۔ تلاوت۔ نظم خوانی۔ تقریر۔ عام دینی معلومات۔ بیت بازی۔ اس کے مہمان خصوصی مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب انچارج خلافت لائبریری تھے اور صدارت مکرم حافظ محمود احمد ناصر نائب صدر اول مجلس نابینا ربوہ نے کی۔

2- انفرادی ورزشی مقابلہ جات۔ دوڑ۔ رسہ کشی۔ کرکٹ۔ کلائی و ثابت قدمی' اس کے مہمان خصوصی مکرم خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ ربوہ و سرپرست اعلیٰ مجلس نابینا ربوہ تھے۔

3- مشاعرہ۔ اس کی صدارت مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل صاحب وقف نو۔ سٹیج سیکرٹری مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب۔

4- کرکٹ:- کرکٹ میں سرگودھا۔ جھنگ۔ فیصل آباد اور ربوہ کی ٹیمیں نیز راولپنڈی کے چھ نابینا دوست شامل ہوئے۔

اول ٹیم فیصل آباد۔ دوم جھنگ۔ سوئم سرگودھا اور چہارم ربوہ قرار پائی۔

رسہ کشی:- اول ربوہ۔ دوم سرگودھا۔ سوئم جھنگ۔ فیصل آباد۔

دلچسپ نمائشی کرکٹ میچ جو بینا معززین ربوہ اور نابیناؤں کی ٹیم کے درمیان ہوا معززین ربوہ نے نابیناؤں سے یک جہتی اور شفقت کے اظہار کے لئے اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں اس میچ میں نابیناؤں کی ٹیم اول اور مصنوعی نابیناؤں کی ٹیم دوئم رہی۔

5- روایتی سالانہ میٹنگ و انتخابات عہدیداران زیر صدارت مکرم میجر شاہد احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ منعقد ہوئے۔ ڈاکٹر مکرم بریگیڈئر مسعود الحسن نوری صاحب کے بھیجے ہوئے تحفے ممبران میں تقسیم کئے گئے۔

6- اختتامی تقریب و انعامات کی تقریب صدارت و مہمان خصوصی قائم مقام ناظر اعلیٰ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب اور سٹیج سیکرٹری مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تھے۔

اس سارے پروگرام کی کامیابی کے لئے ہم نظارت امور عامہ ضیافت مجلس صحت۔ خدام الاحمدیہ پاکستان۔ نظارت اشاعت (MTA) پاکستان انجمن نابینا جھنگ۔ پاکستان اتحاد نابینا فیصل آباد۔ پاکستان انجمن نابینا سرگودھا نیز بہت سے معززین ربوہ کے ہم ممنون و شکر گذار ہیں نیز ہم فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اور نظامت وقف جدید کے بھی شکر گذار ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کے عہدیداران کی تفصیل حاضر خدمت ہے۔

1- صدر- پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب۔

2- نائب صدر اول- حافظ محمود احمد ناصر صاحب۔

3- نائب صدر دوم- محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب۔

4- سیکرٹری جنرل- حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب۔

5- سیکرٹری رابطہ- حافظ نور زمان صاحب۔

7- خازن و محرر- عبد الحمید خلیق صاحب۔

8- جوائینٹ سیکرٹری- مبشر خالد صاحب۔

9- سیکرٹری اشاعت- محمد الیاس اکبر صاحب۔

10- سیکرٹری صحت و جسمانی- داؤد احمد صاحب۔

ممبرز۔

1- امجد محمود صاحب

2- محمود احمد طاہر صاحب۔

3- حافظ مبارک احمد صاحب۔

4- حفیظ احمد بجہ صاحب۔

(سیکرٹری نشر و اشاعت مجلس نابینا- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

پھول کر خوراک کے بقیہ جات کو آسانی سے آگے کو دھکیلنے کا باعث بنتی ہیں۔ جب یہ ریشہ دار اجناس بڑی آنت میں داخل ہوتی ہیں تو ان میں سے کچھ کو جراثیم توڑ پھوڑ دیتے ہیں جن سے ایسے مرکبات بنتے ہیں جو آنتوں میں ہوا پیدا کر دیتے ہیں اور یہ ہوا بھی فضلے کو آنتوں میں دھکیلنے کا موجب بنتی ہے۔

دل کی بیماریوں کے سلسلے میں کی گئی کئی تحقیقوں سے یہ پتہ لگا ہے کہ پانی میں حل ہونے والی ریشہ دار اجناس مثلاً جو کا چھان بورا اور رکئی پھل' خون میں پائی جانے والے کیلسٹرول کو کم کرتی ہیں۔

بعض سائنس دانوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ریشہ دار اجناس ذیابیطس کو بھی کنٹرول کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔

انسانی جسم میں وزن کی زیادتی جسے ہم عام طور پر موٹاپے کا نام دیتے ہیں آدھی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اور ان بیماریوں کے علاج میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر مرض سے بھی زیادہ موٹاپے کو کم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ علاج میں آسانی ہو۔ زیادہ تر ریشہ دار اجناس کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ان میں نشاستہ (Carbohydrates) زیادہ ہوتا ہے اور روغنیات کم۔ اس لئے موٹاپا کم کرنے کے لئے یہ ایک بہترین خوراک ہے۔ یہ بھوک کو بھی مٹاتی ہیں اور موٹاپے کو بھی۔

ریشہ دار اجناس کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کو کھانے کے لئے زیادہ دیر تک چبانا پڑتا ہے جس سے آپ کم خوراک لیتے ہیں اور اس طرح موٹاپے کا بھی علاج کر رہے ہوتے ہیں شائد بغیر جانے ہوئے۔ اس کے علاوہ ریشہ دار اجناس میں کیلوریاں بھی کم ہوتی ہیں اس طرح آپ خوراک کھانے کے ساتھ کیلوریوں کو زیادہ مقدار میں لینے سے بچے رہتے ہیں دوسری اجناس خوراک کی نسبت عام طور پر ریشہ دار اجناس قیمت میں بھی کم ہوتی ہیں اور ان کی اہمیت اور ان کے فائدوں کے متعلق تو آپ نے پڑھ ہی لیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ زبان کے چٹخارے پر صحت کو ترجیح دیں اور اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً ریشہ دار اجناس مثلاً سبزیوں اور پھلوں کو گوشت اور گھی جیسی اقسام خوراک پر ترجیح دینی پڑے گی۔ اور یہی صحت مند زندگی گذارنے کے لئے ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون
خدمت بھی، عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 15- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
16- دسمبر- غروب آفتاب 5-08
17- دسمبر- طلوع فجر 5-31
17- دسمبر- طلوع آفتاب 7-00

عالمی خبریں

صدر کلنٹن کا دورہ فلسطین

امریکہ کے صدر کلنٹن نے فلسطین کے آزاد علاقے کا دورہ کیا اور فلسطین کی جنرل کونسل سے خطاب کیا۔ ان کا خطاب ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ صدر کلنٹن فلسطین کا دورہ کرنے والے پہلے امریکی صدر ہیں۔ صدر کلنٹن نے اسرائیل کا بھی دورہ کیا اور اسرائیلی وزیر اعظم سے ملاقات کر کے میری لینڈ امن سمجھوتے پر عمل درآمد پر غور کیا۔

بھارت کی سب سے بڑی فوجی مشقیں

مغربی راجستھان میں بھارت کی سب سے بڑی فوجی مشقیں ختم ہو گئیں۔ "شیو شکتی" کے نام سے کی جانے والی ان مشقوں کا مقصد فوجی اڈے قائم کرنا تھا جہاں سے کمانڈوز ہیلی کاپٹر کے ذریعے آپریشن کر سکیں۔

ہندوستان کی سرحد پر باڑیں

ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کی سرحد پر خاردار باڑیں لگانے کا کام 2001ء تک مکمل کر لے گا۔ بھارتی سیکرٹری داخلہ نے بتایا کہ پنجاب اور راجستھان کی سرحد پر خاردار باڑ لگانے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور گجرات میں اسکی تیاری جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لائن آف کنٹرول پر بھی باڑ لگانے کی تجویز زیر غور ہے۔ پاکستان کو پیشگی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس پر کوئی اعتراض بے بنیاد ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش سے بے روزگار اور پاکستان سے دہشت گرد بھارت میں داخل ہوتے ہیں۔

کابل پر راکٹوں سے حملہ

کابل پر حکومت مخالف فوجوں نے راکٹوں سے زبردست حملہ کیا جس سے 23- افراد ہلاک اور 80 زخمی ہو گئے۔ راکٹ افغانستان کے شمالی علاقوں سے فائر کئے گئے جہاں احمد شاہ مسعود کی فوج تعینات ہے۔ ایک مسافر بس کو بھی راکٹ لگا کسی گروپ نے حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

عراق کی تلاشی کا کام مکمل

اقوام متحدہ کے اسلحہ کے انسپکٹروں نے عراق کی تلاشی کا کام مکمل کر لیا ہے۔ زیادہ تر انسپکٹر بغداد سے واپس چلے گئے ہیں۔ چیف انسپکٹر رچرڈ بٹلر اگلے ہفتے اقوام متحدہ میں رپورٹ پیش کریں گے جس کی بنیاد پر عراق کے خلاف پابندیاں اٹھانے پر غور کیا جائے گا۔

لالو پرشاد کا چیلنج

بھارت کے متنازعہ سیاستدان لالو پرشاد یادیو نے واجپائی کی حکومت کو چیلنج کیا ہے کہ ہمت ہے تو بہار میں میری بیوی کی حکومت ختم کر کے دکھاؤ۔ انہوں نے ریاستی سرکار ختم کرنے کے لئے گورنر کی کوششوں کی مذمت کی۔

باکسر محمد علی کی تصویر

عالمی شہرت یافتہ باکسر محمد علی نے اپنی ایک تصویر کی نقاب کشائی جس کو فروخت کر کے اس کی رقم پارکنسن ازم کی بیماری کے علاج پر خرچ کی جائے گی۔ باکسر محمد علی خود بھی کئی سال سے اس بیماری کا شکار ہیں۔

اقوام متحدہ سے امداد

بھارت کے صوبہ گھالایا کے وزیر اعلیٰ لنڈھانے عیسائیوں کے دس ہزار کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی آزادی کی کوئی اہمیت نہیں اگر مذہب پر عمل کرنے کی آزادی نہ ہو۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر بھارت میں عیسائیوں پر حملے بند نہ ہوئے تو اقوام متحدہ سے مدد حاصل کریں گے۔

ملکی خبریں

لنڈی کوتل میں بم دھماکہ

لنڈی کوتل کے بازار میں بم کا دھماکہ ہونے سے 4- افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ دھماکہ اسلحے کی دوکان میں ہوا۔ طاقتور بم دن کے سوا دو بجے پھٹا جس سے دوکان ملبے کا ڈھیر ہو گئی۔ دوکان میں موجود چاروں افراد ہلاک اور دیگر اسلحہ بھی تباہ ہو گیا۔ سات زخمیوں کو نازک حالت کے پیش نظر پشاور منتقل کر دیا گیا۔ فرنٹیئر کانسٹبلری نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

خدا کے لئے

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ خدا کے لئے اپوزیشن منفی سیاسی ہتھکنڈے استعمال نہ کرے۔ نواز شریف کے دورۂ امریکہ کے دوران 3- اہم کامیابیاں ملیں مخالفین کے منہ بند ہو گئے۔

دھند میں حادثے اور ڈاکے

دھند کی وجہ سے جہاں حادثے ہو رہے ہیں وہاں ڈاکوؤں نے بھی اپنا کاروبار چمکا لیا ہے چھ ڈاکوؤں نے مغرب کے بعد مریدکے کی نواحی آبادی چک-44 کے ریلوے پھاٹک پر ناکہ لگا کر درجن بھر افراد سے ہزاروں روپے لوٹ لئے۔

بڑوں سے ٹیکس لیں

آئی ایم ایف نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے کہا ہے کہ دس ہزار بڑوں سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے اور ان کو سالانہ 5- سے 8- ارب روپے کی مراعات دینے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ بڑوں میں ارکان پارلیمنٹ اور گریڈ 20- سے اوپر تک کے افسر شامل ہیں۔

شریعت نافذ کر کے رہوں گا

وزیر اعظم نواز شریف نے میانوالی کے قریب ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں شریعت نافذ کر کے رہوں گا تاکہ ملزموں کو فوری سزا دے کر ہر آدمی کے گھر میں انصاف پہنچا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا خواب ہے میں اس کو پورا کر کے رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ییلو کیب سکیم دوبارہ جلد شروع کی جائے گی۔ ملک پر سے مایوسی کے بادل چھٹ رہے ہیں حالات انشاء اللہ جلد درست ہو جائیں گے۔ ایٹمی طاقت بننے کے بعد دشمن پاکستان پر حملے کی جرات نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بے زمین کسانوں کو 13- لاکھ ایکٹر زمین دی جائے گی ان کو سستے ٹیوب ویل اور سستے ٹریکٹر فراہم کئے جائیں گے۔

بسنت سے نہیں روک سکتے

لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ ہم شہریوں کو بسنت منانے سے نہیں روک سکتے۔ فائرنگ گانے اور رات کو بسنت کے اقدامات قابل اعتراض ہیں حکومت ان کے بارے میں اقدامات کرے۔

پیسے نہیں رہے

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ فوج اور بیوروکریسی کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے پیسے نہیں رہے تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے۔ ملک عملاً ڈیفالٹر ہو چکا ہے۔

اب گھر جانا ہو گا

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام سے روزگار چھیننے والے حکمرانوں کو اب گھر جانا ہو گا۔ حکومت نے ملک کو الگ تھلگ کر دیا ہے۔ امن و امان کی صورت حال خراب ہے۔

قومی پرچم مارچ پر حملہ

رتوڈیرو میں قومی پرچم مارچ کے شرکاء پر پیپلز پارٹی کے ارکان نے حملہ کر دیا جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ دو بدو لڑائی میں لاٹھیوں اور ڈنڈوں کا استعمال ہوا۔ پولیس نے پیپلز پارٹی کے متعدد کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ استقبال کے لئے لگایا جانے والا کیمپ نذر آتش کر دیا گیا۔

مقدمے کراچی منتقل نہیں ہونگے

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے بالآخر فیصلہ کر دیا کہ محترمہ بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف ریفرنس کراچی منتقل نہیں کئے جائیں گے لاہور کے ریفرنس راولپنڈی بنچ سنے گا۔ آصف زرداری اور بینظیر بھٹو کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ عدالت عظمیٰ نے احتساب بنچوں کو ہائی کورٹ قرار دے دیا۔ چونکہ درخواست گذاروں کی رہائش اسلام آباد میں ہے لہٰذا لاہور میں زیر سماعت تمام پانچ ریفرنسوں کی سماعت راولپنڈی بنچ کرے گا۔ عدالت عظمیٰ کو مقدمات ایک احتساب بنچ سے دوسرے بنچ میں منتقل کرنے کا آئینی اختیار حاصل ہے۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے
ڈھوڈا، پتیسہ
سویٹس اینڈ بیکرز
احمد
کالج روڈ ربوہ

TENNIS COACH / MARKER'S SERVICES REQUIRED
بچوں کو ٹینس کی تربیت دینے کے لئے کوچ / مارکر کی خدمات درکار ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے احباب رابطہ کریں۔
طارق ندیم سکنہ 22/1 دار الفضل ربوہ فون 212012

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

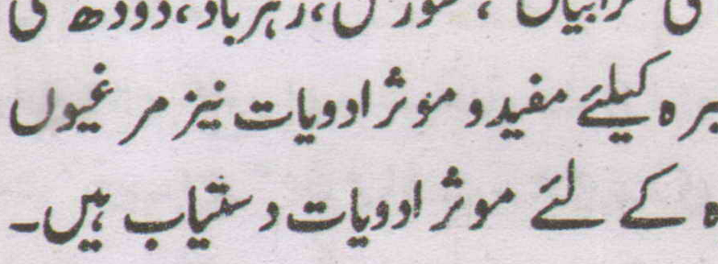
کیوریٹو ادویاتِ حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771